82669-مال محفوظ رکھنے کے لیے سودی بنک میں رقم رکھنا

سوال

میں نے سود کے متعلق آپ کا ایک جواب پڑھا ہے ، جس میں نے تناقض اور اختلاف پایا ہے جس کی وجہ سے میں اپنے معاملہ میں بہت پریشان ہوں، آپ نے کہا ہے کہ : سودی بنک کو عمارت کرایہ پر دینا حرام ہے ، یقینا یہ قطعی حرام ہے ، اور آپ نے یہ بھی کہا ہے کہ : مال ضائع ہونے کے خوف سے سودی بنک میں مال رکھنا جائز ہے .

یہ علم میں رہے کہ یہ دوسرا شخص بھی سود کھلانے والے کے زمرے مں شامل ہوگا ، اور گناہ وظلم وزیادتی میں تعاون کی مد میں آتا ہے ، آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے لیے اس کی وضاحت فرمائیں میں سودی بنک میں اپنی رقم جمع کرواتا ہوں ، کیونکہ میرے ملک میں کوئی اسلامی بنک نہیں ہے ، اور میں یہ حکم نہیں لگا سکتا کہ آیا یہ مال حرام ہے یا حلال ؟

پسندیدہ جواب

اول :

کسی شخص کو معصیت اور نافرمانی کرنے
کے لیے دوکان یا گھر کرایہ پر دینا جائز نہیں ، اس میں سودی بنک کو عمارت کرایہ
پر دینا بھی شامل ہے ؛ کیونکہ یہ گناہ وظلم وزیادتی پر واضح اور کھلی اعانت ہے ، اس
لیے کہ عمارت کے مالک کو یہ علم ہے کہ اس نے یہ جگہ اس لیے دی ہے کہ یہاں حرام
معاملات مثلا سود وغیرہ کا لین دین کیا جائے .

بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ایسے شخص کو گھر کرایہ پر دینا
جائز نہیں جو اسے چرچ اور کنیسہ بنالے ، یا راہب کی کٹیا ، یا شراب فروخت کا اڈا ، یا
قماربازی وغیرہ کے لیے .

چاہے معاہدے میں اس کی شرط رکھی جائے
یا اسے کسی قرینہ سے اس کا علم ہوجائے ؛ کیونکہ یہ حرام فعل ہے ، اور اس کے لیے
کرایہ پر دینا جائز نہیں " انتہی مختصرا

دیکھیں : شرح منتہی الارادات (2/
358).

دوم :

سودی بنک میں پیسے رکھنے حرام ہیں،
چاہے وہ سود پر رکھے جائیں یا سود کے بغیر، اور فائدہ کے ساتھ یا بغیر فائدہ کے؛
کیونکہ بنک اس رقم پر سود لے گا اور سودی قرض دیگا.

لیکن اہل علم نے ایک خاص حالت کو اس
سے مستثنی کیا ہے وہ یہ کہ: جب انسان کو اپنا مال چوری ہونے کا خدشہ ہو اور حفاظت
کے لیے کوئی مامون جگہ نہ ملے تو اس کے سودی بنک میں ضرورت کے تحت رقم رکھنی جائز
ہے، کیونکہ ضرورت ممنوعہ چیز کو مباح کر دیتی ہے.

تو اس وقت اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے
اکاؤنٹ میں بغیر کسی فائدہ کے رقم جمع کرائے، اس لیے کہ ضرورت کو اس کی قدر کے
مطابق ہی رکھا جائیگا، اور وہ شخص اپنا مال محفوظ رکھنے پر مجبور ہے، نہ کہ سودی
لین دین کرنے پر.

سودی بنک میں رقم رکھنے کی شروط
معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (
22392) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.